A82




# وردِ اعظم

قطب ربانی محبوب سبحانی معشوق یزدانی
غوث الاعظم شیخ السموٰت والارضین
ابو محمد السید محی الدین عبدالقادر الجیلانی رض

Call No. ..................

Acc. No. ..................

Date 20.6.69

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

ASL - 131

DATE LABEL

Date 20.6.69

Call No. ..................

Acc. No. ..................

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of *.06 P.* will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون

# وردِ فخم

از

قطب ربانی محبوب سبحانی معشوق یزدانی
غوث الاعظم شیخ السموٰت والارضین
ابومحمد السید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

Call No. ..................

Acc. No. ..................

Date 20.6.69

**J. & K. UNIVERSITY LIBRARY**

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of *.06 P.* will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

# چھوٹے ہوئے الفاظ کا اِشاریہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| تعارف | صفحہ نمبر ۱ | سطر ۱۹ | حال شاہ بغداد |
| | صفحہ نمبر ۲ | سطر ۱۰ | زاد شمع رشادت |

| صفحہ نمبر | سطر نمبر | چھوٹے ہوئے الفاظ |
|---|---|---|
| ۳ | ۳ | بازڈی |
| ۳ | ۵ | عردس |
| ۳ | ۱۰ | پیشوائی |
| ۴ | ۳ | تفسیر |
| ۴ | ۴ | پسر |
| ۵ | ۷ | عہد |
| ۵ | ۱۱ | روزے کر |
| ۶ | ۲ | عادت |
| ۶ | ۳ | اختلاف غرۃ رمضان |
| ۶ | ۶ | عثمانیش |
| ۶ | ۸ | خیبر |
| ۶ | ۹ | نیاگانش |
| ۶ | ۱۱ | نخل من مثمر |
| ۷ | ۷ | ببازی گاہ |
| ۷ | ۱۰ | مستمط |
| ۹ | ۹ | زاری |
| ۱۲ | ۶ | مجاہدہ |
| ۱۵ | ۲ | سلسلہ |
| ۱۹ | ۸ | شیر خیبر |
| ۲۲ | ۶ | دربیان آنکہ آنحضرت |
| | | قطب الاقطاب است |
| | | واشاراتے بہ تصانیف او |
| ۲۵ | ۹ | اشارۃ الی مقولاتہ وملفوظاتہ |
| | | وعاداتہ |
| ۲۶ | ۹ | ہر یکے اسیر شدہ است |
| ۲۸ | ۶ | چیز دیگرم من |
| ۳۱ | ۳ | شنیے ملک را نیز شنیے |
| ۳۳ | ۳ | مستصغر |

| صفحہ نمبر | سطر نمبر | چھوٹے ہوئے الفاظ |
|---|---|---|
| ۳۴ | ۳ | عرض |
| ۳۵ | ۵ | اعسر |
| ۳۵ | ۹ | احقر |
| ۳۶ | ۸ | شاہ دیوانش با مر پیر فرمانبر شدہ است |
| ۳۶ | ۹ | سوخت |
| ۳۷ | ۲ | مریدے آمد ز اصفہان گفتش کہ در کاشانہ ام |
| ۳۷ | ۳ | ہست مصروعے کہ احوالش |
| ۳۷ | ۴ | شیخ گفتش در وطن چوں میرسی نزد مریض |
| ۳۷ | ۵ | بگوشش دافع ہر ضر شدہ است |
| ۳۷ | ۶ | جیلانی است |
| ۳۷ | ۹ | پیر نام آور شدہ است |
| ۳۸ | ۱ | مست |
| ۳۸ | ۹ | دستش |
| ۳۹ | ۶ | گردہ اسپان ابلق کرد تجویزش طبیب |
| ۳۹ | ۷ | حاصل زر رب البر شدہ است |
| ۳۹ | ۸ | نیر و ردم |
| ۳۹ | ۹ | زحق مشعر شدہ است |
| ۴۵ | ۲ | چوں روانہ شد ز خانہ بہر کارے سوئے غار |
| ۴۸ | حاشیہ | یا اسرائیلی تف و اسمع کلام المحمدی |
| ۶۵ | ۱ | در حریم قدس |
| ۶۷ | ۶ | کریم النفس |
| ۶۷ | ۷ | مستقل الفکر |
| ۶۷ | ۸ | دہ چہ خنداں رو شریف الطبع ہم حر الضمیر |
| ۶۷ | ۹ | داور |
| ۶۷ | ۱۰ | سلاطین |
| ۶۹ | ۹ | فص تقلیدش بشست شیخ اکبر خاتم است |
| ۷۰ | ۴ | دالدنیا ازد |
| ۷۰ | ۶ | خواجہ اجمیر |

| صفحہ نمبر | سطر نمبر | چھوٹے ہوئے الفاظ |
|---|---|---|
| ۷۳ | ۳ | لاہور |
| ۷۳ | ۷ | زماں |
| ۷۳ | ۸ | کنگال |
| ۷۳ | ۹ | عبدالوہاب (بلا ادغام) |
| ۷۵ | ۳ | بیا سائد |
| ۷۶ | ۶ | گفت تقویٰ را گزین |
| ۷۹ | ۲ | یازدہ در عام |
| ۸۰ | حاشیہ | آں قطب بحر و بر شدہ است |
| ۸۷ | ۳ | گر بدستم دگر چہ نیکستم<br>ہر چہ ہستم از آن تو ہستم |
| ۸۷ | شعر ۳ | غیر از و دیگرے ندانم من |
| ۸۷ | شعر ۵ | فائز از طالع جوانم من |
| ۸۷ | شعر ۱۰ | ماہ من گفت لا تقیسونی<br>مرکز گردش زمانم من |
| ۲۷ | شعر نمبر ۱۱ | قدسی ہذہ سرود نمود |
| ۲۷ | شعر نمبر ۳۱ | خواں ز کشمیر سوئے بغدادم |

Date 20.6.69

Call No. ..........

Acc. No. ..........

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of *.06 P.* will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

# تعارف

حضرت علامہ شیخ بابا داؤد خاکی علیہ الرحمہ نے اپنے مُرشدِ برحق حضرت سلطان العارفین شیخ حمزہ مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں ایک طویل قصیدہ نظم فرمایا ہے جس کا مطلع یوں ہے ؎

شکر للہ حالِ من ہر لحظہ نیکو تر شدہ است
شیخ شیخاں شیخ حمزہ تا مرا رہبر شدہ است

اِس قصیدہ کا نام انہوں نے وِردالمریدین رکھا ہے اور ذیل میں دیا ہوا شعر اِس امر کی طرف دلالت کرتا ہے ؎

مدح شیخ ایں نظمِ من وردالمریدین نام یافت
زانکہ وردش ساختن برہر مُرید احدر شدہ است

حضرت مخدوم نے اپنے مرید صادق کو یہ خوشخبری سُنائی کہ اِس قصیدہ کے پڑھنے والے، سُننے والے اور سُنانے والے پر رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے ؎

کاتب و قاری و سامع ہم بشارت یافتند
زانکہ رحمت بر سرِ ایں ہر سہ مستمطر شدہ است

اِسی قصیدے سے مُتاثر ہو کر زیرِ نظر قصیدہ جناب پیر عبدالقادر صاحب آثم نے تالیف کیا ہے اسمیں انہوں نے محبوبِ سُبحانی، غوث صمدانی حضرت شیخ و سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی وِلادت سے لیکر وصال تک بیان کئے ہیں۔ درج ذیل شعر میں اس قصیدے کا نام وردِ افخم رکھا ہے اور اِس کو رُوحانی فیوض کا سمندر کہا ہے ؎

قلزمِ فیضانِ ایزد مدح غوث الاعظم است
وِردِ افخم خوانمش نامش بنام آور شدہ است

سال تصنیف، "حال شدہ بغداد" ۱۳۵۶ ہجری سے استخراج کیا ہے۔ قصیدے کے اختتام پر اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے یہ نظم کہنے میں حضرت علامہ خاکی کا اتباع کیا ہے ؎

ہمہریں طرزِ مبارک شیخ خاک پیش ازیں
در بیان حضرت سُلطاں سخن پرور شدہ است

گرچہ از ذرّہ حقیرم ہیچم و کمتر زہیچ
نسبتِ من باسگانِ درگہش ابہر شدہ است

آثم صاحب کا سلسلۂ نسب حضرت خواجہ مسعود پانپوری رحؒ سے جا ملتا ہے جو حضرت علامہ خاکی کے تربیت یافتہ تھے اسی تعلق کے پیشِ نظر فرماتے ہیں ؎

جدِّ من چوں کاسہ لیس اُوست با اخلاف خود
ریزہ چینی گر زخوانش می کنم اجدر شدہ است

آثم صاحب ۱۳۱۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور اُنچاس سال کی عمر میں ۲۵ ماہ شوال ۱۳۶۴ھ ہجری کو وفات پا گئے۔ خواجہ محمد امین صاحب داراب کا موزوں کیا ہوا ذیل کا شعر آپ کے سنگِ مزار پر کندہ ہے ؎

زاہ "شمع رشادت"۔ انگہ گوُے ✣ "مُرد شمع سخن"۔ بسال وفات
۱۳۱۵ھ ہجری ۱۳۶۴ھ ہجری

خانقاہ اندرابیہ واقع میر محلّہ ملارٹہ سرینگر کے متصل مقبرہ میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

آثم صاحب کا بیشتر کلام فارسی زبان میں ہے جو غزلیات، قصاید، نعوت اور مناقب پر مشتمل ہے، مثنوی اور مراثی میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ اس کی طباعت کا ابھی تک کوئی اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔

قصیدۂ وِردِ افخم آج سے کئی سال قبل شائع ہوا تھا۔ اس میں کتابت کی کئی ایک غلطیاں رہ گئی تھیں اس لئے دوبارہ طبع کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اصلی مسودہ (manscript) کا عکس لے کر اسے پرنٹ کیا گیا ہے تاکہ کتابت کی غلطی کا احتمال باقی نہ رہے۔ یہ مسودہ جناب آثم صاحب نے کہیں کہیں خود لکھا ہے اور باقی اوروں سے لکھوایا ہے۔

ناشر

ڈاکٹر غلام [illegible]
باغ گارڈن، سرینگر

بسم الله الرحمن الرحیم

افتتاح بنام قادر مطلق و نعت رسول برحق

بای بسم الله کلید گنج این دفتر شده است
حرز بازوی طلسمش نعت پیغمبر شده است

مد بسم الله سر و سر نامه را زیور شده است
غازه صاد صحیحش مدح پیغمبر شده است

شکر لله قادر مطلق مرا یاور شده است
مصطفی در راه دینم قاید و رهبر شده است

دوستدار چار یارم خاک راه اهل بیت
بو حنیفه پیشوای من بمذهب در شده است

مرشد من شیخ عبدالقادر جیلانی است
آنکه ذاتش ظل ذات پاک آن سرور شده است

۴

قرة العین پیمبر زهرهٔ زهرای او
وارثِ شبیر و شپر نایب حیدر شده است
آن پدر تفسیر والشمس آمده لاریب فیه
والقمر را این پسر مفهوم سرتاسر شده است
آن پدر سلطان جمیع انبیا و اصفیا است
این پسر سردارِ فوج اولیا اکبر شده است
ماهِ بطحا انبیاء را سر گروه است و امام
شاه جیلان اولیاء را سیّد و افسر شده است
اوست سلطان طریقت وان دگر نوّاب او
اوست خورشیدِ ولایت وان دگر اختر شده است
خطهٔ غبرا است جولانگاهِ رخشِ همتش

آستانِ بوسِ جلالش قبهٔ اخضر شده است

اشارة الی بشارة ظهوره وولادته وارهاصاته ونسبه ومحتده ۱۲

از ظهورش پیشتر داده خبر بس اهلِ کشف

مر ولایت را عراق از فضلِ حق مصدر شده است

عسکری بلخی و منصور و بوبکر و جنید

از مقام و نام و سالِ مولدش مخبر شده است

حفظ ده پاره ببطنش کرده در عهدِ جنین

مادرش چون تالیِ قرآن بچشمِ تر شده است

در جنینی از درونِ بطن میدادی جواب

مادرش چون با عطسه شاکرِ داور شده است

زاد در روزنه بگیلان یکی دختر نزاد

نور الابصار از سید محمد نوربخشی ۱۲

وه چه لطفِ ایزدی از مقدمش اظهر شده است

خرقِ عادت بین بعهدش خواری روزه داشت

اختلافِ غرهٔ رمضان از گیلان بر شده است

آفتابِ معرفت بر شد ز برجِ جنگ دوست

نسبتِ او از مثنیٰ تا حسن اظهر شده است

نسبتِ صدیقی و فاروقی و عثمانیش

ابین از امش است و اظهر از شه جاو شده است

وه چه خبر آورد ام الخیر ثانی بتول

کز نیاکانش شهیدِ کربلا اشهر شده است

گفت ام الخیر دیدم خرقِ عادتش بسی

اولین در سالِ ششم نخلِ مرشد شده است

نیز هنگام ظهورش خانه ام پرنور شد

شاه کونین تهنیت خوانم بخواب اندر شده است

کرد قرآن زبر در سال هفتم ماه من

آب از تاثیر صوتش قلب مستحجر شده است

او الی یا مبارک می شنید از پیش و پس

آری آری حق بحفظ اهل حق اغیر شده است

گر ببازی گاه با طفلان همی رفتی براه

در زمان از غیبش این آواز مستکثر شده است

"من ترا پیدا کرده ام از پی بازی و لاغ"

بر جهان یاران غفلت گو که مستمطر شده است

پیش پیشیش افصحا گویان فرشته میدوید
همرکابش کودکی در عهد طفلی گر شده است

باسروشی دید ابدالی درون مکتبش
مخبر شانِ عظیمش قبل ما ظاهر شده است

والدش چون از جهان بیمروت نقل کرد
سیده خود تربیت فرمای آن گوهر شده است

آن شهادتگه چو یافت سنِ رشد را
بسکه منظور نظرها از نکو منظر شده است

روزِ حج دنبالِ گاوی میدوید او میبرید
تا زگفتارش بجذب باطنی مندر شده است

(۱) ما الفنا خافت ولا التهاب آرامت

رفته در خانه ببام خانه بر شد همچو ماه
نرگسش را منظر حجاج مستبصر شده است

گر نیارم گفت معصوم است لیک از حفظ حق
دائما محفوظ هم مجذوب مستنصر شده است

اشارة الی حصول التعلیم و سفره نحو بغداد

ذوق تعلیم علوم دین دلش را در گرفت
عازم بغداد بر توفیر مادر شده است

لمعهٔ جذبات غیبی بردش از خود در خدا
طالب رخصت بعجز و زاری از مادر شده است

آن عفیفه چند دینارش درون جبه دا[د]
[illegible]

بہر زادِ رہ مسافر را ضرور این زر شدہ است
نیز گفتش نورِ چشم من مگو جز راستی

صدق منجی۔ کذب مہلک وقتِ خیر و شر شدہ است
اِسمِ کافی زان اُمّ الخیر ارشادش رسید

وافی این وِرد از صافیِ دِل اکثر شدہ است
چون زگیلان شد برون از رہ ز استبا ئی راگفت

باعثِ توبہ پئی دز دانِ غارت گر شدہ است
(۲) حظّ وافر برگرفت از فقہ و تفسیر و حدیث

مجتہد فی نفسہٖ در جملہ ما قرّر شدہ است

وارد بغداد شد بغداد ازو آباد شد (۱)

مقدمش اهل بصر را سرمۂ عبہر شدہ است

اوستادش احمد و عبد اللہ و ابن عقیل

نیز ابوالقاسم علی تبریزیش دیگر شدہ است

ہم مبارک آنکہ قاضی بوسعید حنبلی است (۲)

فقہ و تفسیر و اخبار نبیش ازبر شدہ است

کرد تحصیل سند کان بود از تکمیل علم

۴۹۶
در مہ ذی الحجہ سال صوت را آخر شدہ است (۳)

ابن حنبل را مقلد در فروع شرع بود (۴)

در اصولِ دین محقق در کلام انظر شده است

دادی فتوای بر طریقِ شافعی و حنبلی (۱)

مدح سنجِ مالک و نعمان بغنیه در شده است

از مجاذیب و مشایخ بس بشارتها شنید

زان اشارتها طلبگارِ خدائی بر شده است

در بیانِ ریاضة و طلبِ حق

از مسا تا فجر استاده بیکپا سالها

ختم قرآن ساختی چون مصحفش از بر شده است

هم نماز فجر تا چل سال میکردی ادا

زان وضوکش در عشا معمول آنسرور شده است

تارکِ لذات میرفتی با ایلاق عراق

(۱) ولا یخفی ان سیدنا الشیخ السید محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی الله عنه کان حنبلی المذهب و یفتی فی المذاهب الاربعة فی زمانه
نزهة الخاطر الفاتر علی القاری مطبوعه استنبول ص ۹

سر برهنه پا برهنه رفتنش اکثر شده است

آب خالص نوش سالی کرد و سالی فاقه داشت

سال دیگر تلخ همیخوردی که چون سعتر شده است

شور عشقش آنقدر از ماسوی الله برده بود

بیخبر از اکل و شرب و خواب فی الاکثر شده است

لشکر شیطان بشکل سهمناکش آمدی

گه هراسانند گه پاشنده اخگر شده است

باری ابلیس لعین آمد بنزدش عرض کرد

زهرهٔ من آب شد گو سخت از مرمر شده است

جانِ من تنگ است از تو با ہمہ جمعیتم
خدمتم فرما کہ جانم مر ترا نوکر شدہ است

گفتش ای بدبخت ہرگز نیست بر تو اعتماد
گشت غائب دفعتہً از درگہش مُزجر شدہ است

رجم لاحول و تعوّذ تخت کیدش زد بخاک
نیم شب چون خادعش آن خاسرِ اخسر شدہ است

اِنتظارِ خضر عرض راہ کردہ تا سہ سال
استقامت ہم وفائے عہد را مظہر شدہ است

اینچنین اندر ریاضت بود بست و پنج سال

هر مجاهد از جهاد اکبرش شش شد رشد شده است

در بیان بیعت اخذ ... خرقه خلافت

تا چهل روز او بسا اوقات آب و نان نخورد

العطش الجوع اگر از نفس پاکش برشده است

تا نپوشاند خدایم من نپوشم کسوتی

تا ننوشاند ننوشم خشک اگر خنجر شده است

مینخوراند تا نه رزاقم نخواهم خورد هیچ

عزم بالجزم اینچنین تا چلّه ز السرور شده است

بوسعید آن پیر مخزومی چو دید آن حال را

ملهم از دانندهٔ اسرار خشک و تر شده است

شد به پیشِ غوث و آن فریادِ نفسش را شنید

گفت شاہا سعیِ تو مشکور و حق اشکر شده است

مینخورد و منبوش و میپوشس از برای آنکه اُو

طالب و مطلوب تو در اوّل و آخر شده است

لقمه از دستم بخور کین دستِ من دستِ خدا ست

مار هیبت حجّت قاطع لمن انکر شده است

در بیانِ خلافت و مشائخ بسلسله

چل مقاماتش شده از آن چل لقمه باز — حاشیہ

بر سرش تاجِ خلافت زیب دِه چون خُور شده است

خرقه پوشانیده او را رخصتِ ارشاد داد

کشتئ مستر شدیں راہمتش لنگر شدہ است

بوسعید از بوالحسن دریافت او از بوالفرح

از تمیمی عبد واحد بوالفرح مفخر شدہ است

او ز شبلی خرقہ راپوشید و شبلی از جنیدؒ

از سری اسرار داں آں سید معشر شدہ است

سری از معروف کرخی یافت از طائی نصیب

از حبیب اعجمی دریائے او منجر شدہ است

ایں سعادت اعجمی دریافت از دستِ حسنؓ

مر حسن راپیر و مرشد خواجۂ قنبر شدہ است

مرتضے را خرقۂ فقر و عطائے سرمدی
حاصل از درگاہِ فیضِ شافعِ محشر شدہ است

خطِ ارشادش بظاہر داد شیخ بوسعید
ہم نوید از عالمِ باطن بگوشش در رسدہ است

بگذر از تجرید ظاہر رو بہ تنہائی مدار
ساز با تفرید باطن کیں ترا در خور شدہ است

سیر تو از خلق سوی حق بحق شد منتہی
وین رجوع از حق بخلق از شیوہ رہبر شدہ است

وہ چہ عیسےٰ دم کہ بخشد زندگی اسلام را

محیٔ الدین از خداوندش لقب در خور شده است

ایمائے بہ تبلیغ و موعظت و ارشاد کافۂ انام

(۱) مصطفیٰ فرمود او را رو بمنبر جلوه دِه

امر بالمعروف کن چون نہی عن المنکر شده است

خلق را سوئے خدا میخوان به پند موعظت

کیں ودیعت از خدا در فطرتت مضمر شده است

در دہانِ او لعاب افگند سید ہفت بار

ہم بشش بارش تلطف از شہِ خیبر شده است

باز شد باب معارف بر دلِ دانائے او

(۱) وفی سنه احدی وعشرین وخمسمائه
جلس لوعظ الخلق وبدعوة الخلق ۱۲
نزهة الخواطر صفحه ۱۸

لُجّهٔ ذخّارِ عرفانش خوانمش اجدر شده است

زان کلام او فصیح است و بلیغ است و ملیح

مستمع را گوش تا لب قند یا شکر شده است

چون ببغداد آمد آن سلطان بُرج اعجمی

روشن از انوار رویش کاخ و بام و در شده است

مجلسِ وعظش نمی بودی کم از نقاد اُلف

پس نشین ز اوّل نشینِ آن وعظ شنواتر شده است

شام یوم الاربعا و شنبه و آدینه را

وعظ میگفتی خلافش شاذ یا اندر شده است

چار صد کتّاب تقریر ش نوشتند ی بزم
گوئیا بحرِ معانی از لبش منجر شدہ است

بر ہوا میر فتی از منبر دگر باز آمدے
گسترندہ جادہ را بر سطحِ آب یکمر شدہ است

بس یہود و بس نصاریٰ از دمِ تلقین اُو
داخلِ دینِ متینِ خالقِ اکبر شدہ است

جان بجانان دادہ اند بسیار کس از وعظِ اُو
بارک اللہ اینچنین تاثیر را ماثر شدہ است

گفت آمش صائمؔا گفتا چہ ساں احوال شد

فرقِ بیّن در میانِ قال و حال اظہر شده است

ہر یکے از عالمان و عارفانِ نکتہ دان

حل پذیرِ مشکلاتِ خویش فی الا جہر شده است

(۱) کرده حل توجیہ یک آیت ز قال آمد بحال

ابن جوزی با ابوالعباس حیران تر شده است

[illegible]

منصبِ قطبیت کبری علی یافت از نبی (۲)

ایں ودیعت در ائمہ بعد او منتشر شده است

از حسن بگرفتہ قطبیت بنامش کرده اند

شیخ سرہندی بمکتوبش ثنا گستر شده است

(۱) بهجة الاسرار —

تا خروج مہدیِ الحق قطب الاقطاب اوست (١)

بعد ازان مہدیِ بجایش تا دمِ محشر شدہ است

شمسنا ابداً اعلیٰ افقِ العلیٰ لا تغرب

مقطع قطبیہ این اظہار را مظہر شدہ است

چیست خمریہ برائی بادہ نوشانِ صفا

کاسۂ حبِ خدا میخانۂ داور شدہ است

ہست روحیہ حبابِ بادہ سرجوشِ عشق

زمرۂ روحانیان را قوتِ جان پرور شدہ است

حاش للہ مستی او نسبت از سکرِ فنا

(١) وقد بلغني عن بعض الاكابر ان الامام حسن ابن سيدنا علي رض لما ترك الخلافة وما فيها من الفتنة والآفة عوضه الله سبحانه وتعالى القطبية الكبرى فيه وفي نسله فكان رضي الله عنه القطب الاكبر وسيدنا السيد الشيخ عبد القادر غوث القطب الاوسط والمهدي خاتم الاقطاب والله اعلم بالصواب
نتيجة الخاطر
صف ١٢

کان دعاو بہائے او از صحو بالاتر شدہ است

ذوق غواصی چہ داند آنکہ بر ساحل نشست
ہر کہ غواصی نماید مالکِ گوہر شدہ است

از مکاتیبش سوادِ دیدۂ دل روشن است
ہر یکے زانہا بمضمون لُجّہ اخضر شدہ است

نسخۂ کبریتِ احمر یا فتم اکسیر خویش
ہان مسِ عُمّالِ زان ترکیب خالص زر شدہ است

طالبان را غنیۂ او بی نیازی میدہد
تشنگانِ شوق را ذوق آفرین کوثر شدہ است

میزداید زنگِ دلہا را جلاء الخاطرش

حرف خے رقش ازپئ مرأتِ جاں جوہر شدہ است

از فتوح الغیب فتح باب عرفاں ساختہ

سالکِ رہ را مسیر فتح بحر و بر شدہ است

فتحِ ربانیش گر باشد سلاحِ مردِ راہ

ایمن از دیوِ رجیم و نفسکِ کافر شدہ است

شرح صدر از صحبتش خشاب نحوی یافتہ

از علومِ عقلی و نقلی بسے اماہر شدہ است

گفت از وحدت وجودِ من وجودِ مصطفیٰ است

نسبتِ روحانی و جسمانیش اظهر شده است

این تناسخ نیست نی وهمی زامکان نظر بود

هان ز خود فانی بذاتِ پاکِ پیغمبر شده است

بر تنِ پاکش مگس زین رو نیاوردی نشست

بولِ او خوشبوی و غایب از نظر اکثر شده است

گفت تکذیبِ مکذّب درحقِ من زهرِ اوست

دین بیادش هر دو گر اوّل و آخر شده است

گفت سیفِ قاطعم هم بحرِ ناپیدا کنار

زانتهائی رتبهٔ من هر یکی آخر شده است

گفت چون خواهید از حق بین بمن خواهید ازو
کین توسل بهر نیل کام نافع تر شده است

گفت در هنگام سختی هر که میخواند مرا
حاجتش گردد روا کین وعده باد اور شده است

گفت باز آن باز اشهب بیضه ام ارزد هزار
بچهٔ من بی بها پرواز او با پر شده است

گفت طومار مریدانرا ز مالک خواستم
ز آتشِ دوزخ حصارِ آن نکو معشر شده است

جنیدم من گر مریدم بنسبت جنید چیست غم

لاتخف اللہ ربی مژدہ اش اشہر شدہ است

گفت از مغرب بیایم دستگیرش میشوم

لغزش پاگر مریدم را بمشرق در شدہ است

گفت پنہانم درونِ پردۂ علم خدا

کے محیطِ علمِ حق درّاکہ دیگر شدہ است

گفت چیزِ دیگرم دیگران چیزے دگر

لاتقتبسونی تعصب خوی را اندر شدہ ستم

گفت دستم بر مریدان سایہ گستر آنچنانست

کہ فلک سایہ فگن بر مرکزِ اغبر شدہ است

گفت بنہادم قدم را بر رقاب اولیا

دہر مطیع از امتثالِ امر مستبشر شدہ ا ست

عبدرحمٰن شیخ طفسونجی قضیبُ البان دگر

خواجہ بویوسف کہ اندر ذاکرین اذکر شدہ ا ست

شیخ ابومدین۔ دگر بوعمرو مردِ حق عقیل

شیخ دین حمّاد دباسش لقب اشہر شدہ ا ست

شیخ علی ہیتی و بوبکر و بوالبرکات نیز

شیخ منصور آنکہ کُردی نسبتش اظہر شدہ ا ست

شیخ عدی و سید احمد بوسعید ابنِ شبیل

شیخنا عزازه وآن ابن لطبو دیگر شده است

بوسعید قیلوی و بومحمد شینکی

بوالنجیب و بوالوفا حاضر در آن محضر شده است

شیخ علی بگرفت بر گردن قدمهاشن بدید

گردنِ تسلیم اهل الله خم یکسر شده است

هم فرشته هم رجال الغیب و سلطان رسل

بود حاضر چون ز حق آن خلعتش در بر شده است

شخصی از اهل عجم از انقیادش سر بتافت

سلب حالش کرد حق درمانده و ابتر شده است

او سلیمانِ ولایت جنّ و مردم وحش و طیر
با زمین و آسمانش زیر انگشتر شده است

انس را تسخیر ملک را نیز تسخیر همچو جن
وهو شیخ الکلّ فی الکلِّ بما اخبر شده است

الله الله واقعاتِ اولیا را خوانده ام
در مراتب رتبهٔ مخصوص او برتر شده است

دیگران محتاج برهان او ست خود برهان خود
آفتاب آمد دلیلِ آفتاب اشهر شده است

خاصِ باری قاری اندر نزہتہ الخاطر نوشت

معتبر تصنیفِ آں علّامۂ امہر شدہ است

خرقِ عادات و کراماتش تواتر را رسید

ہر کہ انکارِ تواتر میکند منکر شدہ است

بو عمر دیدہ تسلسل در کرامتہائے او

گفت خرقِ عادتش چوں رشتۂ گوہر شدہ است

شیخ الاسلام آں عزیز الدیں بنِ عبد السّلام

ہمچنیں گوہر فشاں در وصفِ آں سرور شدہ است

کز خوارق مطلقاً صادر نہ شد از ہیچکس

با تواتر آنچه از غوث جهان مصدر شده است

خاک و باد و آب و آتش زیر حکم خالق اند

در طبائع گر کند تبدیل مستصنع شده است

دست حق را زینسان آستینش دست ولی است

جمله را احمد از رمناب است تابش مصدر شده است

بر خلیل الله آتش آب شد گلزار شد

از پی فرعون و هامان آب را آذر شده است

گفت با تقدیر حق للحق بحق کردم نزاع

فتنه جبر و قدر را قول او اسیر شده است

سائلی آورد نزدش حاجتِ دشوار تر

گفت بر حسبِ مرادش مشکلت آسان شده است

شیخ دین حمّاد حاضر بود آنجا عرض کرد

شیخ خناد بے ہمی از مکرِ خدا انکر شده است

غوثِ اعظم این سخن بشنیده از خوفِ خدا

گریہ را سر کرد و تر آن جُبّہ و چادر شده است

شد مراقب ساعتے دست مبارک در بغل

کرد و سیرش زمکان تا حیثما سافر شده است

چوں یدِ بیضا کشید آن دست راست از آستین

حاضران را دیده‌ها از دیدش اعجه شده است

گفت خوانید این نوشته از کفم از چشم دل

کز خدا ارقام آن بی خامه و محبر شده است

بد نبشته اندران غیبی رقم هفتاد بار

"رد سوالات را انسان مگو بسے اغمه شده است

گفت این پیمان گرفته از خدای ذوالجلال

خاطرم زان بی‌خطر از رد هر خطر شده است

از شما آگه ترم از لاابالیهائی حق؛

در جناب عزتش هر اکبرے اتقی شده است

جنی از بامِ خانه دختری را در ربود

والدِ او دادخواه از پیر بہرِ وی شده است

کرد ارشادش فلان جا رو پسِ ہنگامِ شام

گردِ خود کش بر حصارِ ما که سدّ از شر شده است

قافله در قافله سوی تو اجنه میرسند

حالِ خود آنرا بگو کاینده در آخر شده است

یافته ارشاد تعمیلش بصد تعجیل کرد

شاهِ دیوانش بامرِ پیر فرمانبر شده است

میرِ دیوان سوخت آں جنیِ پر آشوب را

مخلصِ دختر از آن دامِ بلا فرفر شده است

مردی آمد ز دامغان گفتش که دگر کاشانه‌ام

بستهٔ مهر و جگر اکرامِ اثر لب مضطر شده است

شیخ گفتش وردش خوان چو پایهٔ زنده دمید

این رقیه خوان گوشش دافعِ هر ضرر شده است

همانا فرمانِ تب افتاده بیان ز آن است

رو به روان ورنه بلا امت جان مشتهر شده است

به شد آن مصروع پیغامش چو اندر گوشش رفت

میمنت آمود از پیر ره آور شده است

غوث دین روزی شنیدم مست جام عشق بود

پیچ دستارش پراگنده سر منبر شده است

حاضران دستارها کردند وا از فرق سر

کین رعایت از پی تعظیم او لابد شده است

چون ز استغراق باز آمد همه عمامه ها

باز تقسیم از کف بوالقاسم اخیر شده است

شیخ بوالقاسم محمد کرد عرض خدمتش

معجرے باقی بمانده قسمتش قصر شده است

شاه از دستش گرفته زد همینی بر زمین

اصفهانی خواهرش را زآن معجز شده است

مردی آمد ز اصفهان اسپان ابلق را بدید

اعتقادش را فتور از دیدن آن منظر شده است

در دلش تشویش کرده بر خود و خویش تیمارش اگر رفت

از اطبا چاره تیمار مستفسر شده است

گرده اسپان ابلق کرد تجویزش طبیب

بعد چهل روزش شفا حاصل ز رب اکبر شده است

شیخ گفت او را که این اسپان بنه وردم بجاه

لب چنین داروی تو جانم زنده تر شده است

مرطبیش زینهای شان عنایت داشتند
آن مسلمان گشت واین تائب زما آخر شده است

سال وماه وروز وشب تسبیح وما پیوسته بود
طالب دستوری خود بیگمان زان در شده است

ماه رمضان ومه شعبان وشهر الله رجب
آمده در خدمتش مخبر زما ظاهر شده است

قُم باذنِ الله گفت ومرغ بریان زنده گشت
بانگ زد از غرفه بیرون در هوا طایر شده است

گوشهٔ چشمش بحالِ دزدِ رهزن اوفتاد

یافت قطبیت چہا خیر شن بجائی شہر شدہ است

بہر طوف کعبۃ اللہ مانند چندی در حرم

از چنین سعی صفا مقبول حق ہم شدہ است

در شب تاری طواف کعبۃ اللہ می نمود

دید مارے را کہ گرد اگرد آن سرور شدہ است

قبلۂ جانست نعم الحق طوافش میبزد

کعبہ اہل اللہ را جو بندہ و از بر شدہ است

نجلف در خانہ ہفتاد کس روزہ کشاد

عیش چون از پی افطار آن معشر شدہ است

والی بغداد پور خود به پر خاشش کشید

غیب در زیر کلاهش شاه با لشکر شد ۱۰۱ ست

آمده از قبر بیرون شد بغلگیرش بشوق

ابن حنبل را چو زایر بر سر مقبر شد ۱۵ بست

سیدو قتش نخوانده و زد تسلیمش نمود

چون زیارتگاه کرخی غوث را معبر شد ۱۰ بست

بو حفص شد عازم حج ناقه اش کم زور بود

زد سر پای با شتر چاق و زوه آور شد ۱۵ بست

بشتر قرظی چند اشتر در سفر گم گشته یافت

چون بدو شد ملتجی حاضر در ان معشر شده بیت ۱۵

ناظم اوقاف نور الدین زنگیش نمود

چون مبشر بو الحجر حامد از ان سرور شده بیت ۱۵

گفت یاران از مسافرخانه پا بیرون نهید

ملهم از افتادن آن قبل ما ظهر شده بیت ۱۵

خادمی را مژده داد از طول سن و طول سیر

از بعد وی عمرش افزون و ز سفر اسیر شده بیت ۱۵

از برای آنکه تکلیفی رسانیدش بدست

باز پرس حضرت حماد در مقبر شده بیت ۱۶

در شفاعت آن لبِ چون غنچه را گل ساخته

با رضائی او عطایش آن کف دیگر شده است

پیروان شیخ چون انکارِ واقع ساختند

چاره سازِ دو جهانش چارهٔ باور شده است

خواجه بو یوسف دگر آن عبد رحمن اشعیب

از پیٔ تصدیق او حاضر در آن محضر شده است

ریخت موشی گرد از بالای سقفش بر عبا

از نگاهِ پیر حیلاش سخته تا کستر شده است

در اوایل سبحه گرداننده از کفش با زمین

دانه دانه خود بخود گردنده درسمه شده است

چها روانه شد ز خانه بهر کاری سوی غار

منهزمی آن فتح خلیفه از شیر آن افجر شده است

او وضو میکرد و ناگه در هوا قبقاب زد

دستگیر مخلص از دزدان غارتگر شده است

نهب و قتل ظاهری تبدیل در خوابش نمود

تاجری چون در سفر از اذنِ آن سرور شده است

پشه را پیل و هما سازد مگس را همتش

ماده گاوی را بحکمش لقمه شیر نر شده است

از انوثیت ذکوریت که بخشیده جز او

از دعای او پسرها آن دو دختر شده است

با سواران کشتی غرقاب از دریا کشید

چشم زالے بعد سالے چند باز البصر شده است

هفت فرزند از دعای مستجابش یافته

آن عقیمه از رجا چون التجا آور شده است

اشترانی را که بارِ خمر شه بر پشت بود

گفت می است تبدیل به پا هر یکی ششدر شده است

در دهِ اشکم یافت استیلا به هر سگان مَی

هر یکے تائب ز فعل و شغلِ مستقذر شده است

چون خلیفه دید خم جز غیره گردیده عسل

توبه کرده رو بشیخ آورده مستغفر شده است

چون برای دفع حاجت بو المعالی تنگ گشت

چاره سازش زان بروزی تن بصحرا در شده است

دسته مفتاح بر شاخ درختش مانده بود

بعد چندی در عجب بینای آن منظر شده است

خلق را من جمع کردم تو پریشان ساختی

ابن عباس ابر را در وعظ بر منبر شده است

ابر انجا خشک شد بیرون مجلس سو بسو

سیلِ باران رحمت جو در خو که عالم تر شده است

گر کسی اندر مجلسش در زد نفیر از بادِ تند

تا خوشیش آمد جدا از جثهٔ او سر شده است

نسخهٔ در فضلِ قرآن شد کتاب فلسفی

چون بدست خود ورق گردانِ آن دفتر شده است

باش اسرائیلیا بشنو کلامِ مصطفی

خضر را ارشاد فرما بر سرِ منبر شده است

بر سماطش خادمِ صایم اباز افطار کرد

تن بیا یا سپهد اورا ریم و خون منجر شده است

از شفاعتخواهیِ جمعی فرو شد قهرِ شیخ

خاست برپا چست و چابک‌تر ز ماحوّر شده است

گربه از بام اوفتد بر پشت تو هشیار باش

باعثِ تکرارِ ارشادش لِمَا کَرَّرْ شده است

او ندانست از کجا این واقعه گردد پدید

دفعةً واقع همان شد آنچه زان مخبر شده است

بر فرازِ سینه‌اش دستِ مبارک را نهاد

دفعِ خطرش ساخته دل زنده و انور شده است

در بیانِ قدرتِ حق ردِّ استبعاد کرد

غیب اندر آستینش طائر اخضر شده است

مرغکی زیبا بخود بفریفت اهل بزم را

ش بر آشفته تنش یکدم جدا از سر شده است

باز گفت از مردن او هیچ نبود حرفه ام

در زمان دریافت جان را زنده زیبا تر شده است

غسل ناکرده به بزم ما جنب آئی چرا

بوالمظفر از شنید این عتاب اخیر شده است

میل خرما نیم شب افتاد شمس الدین را

خواستش بخشید ناگه بر ضمیر انظر شده است

دولت دنیا و دین بربط نوازی یافت ازو

جذبهٔ حق ناله‌اش در نغمهٔ مزمر شده است

کودکی مفلوجش آوردند بعضی ز اهل فرش

آزمایش ساخته از پیش نیکوتر شده است

کرد عیادت شیخ هیتی را بیمن مقدمش

آن نخیل اسمعیلی مثمر و اخضر شده است

کرد صراف قدر ایفای وام آنجناب

زامر حق در خدمتش با پارهٔ از زر شده است

مرد غیبی حنیفی کز رجال الغیب بود

بوتقی را بر مزار حنبلی متبصر شده است

شیخ دین گفتش مبارک بر زیارت کردنش

پس همو ز اخناف اهل الله گیتی در شده است

پور مستنجد باستغنای استقار رسید

دست خود بر انگشتش نهاده دفع ضر شده است

کرد تجهیز نهاوندی بطحی ارض و وقت

زو نصاری مومن و ابدال را مهتر شده است

عبدالرحمن گفت مرد تاجرش دعوت نمود

راهی مشکوی او با ما باشتر بر شده است

کودک مفلوج و مجذوم و مریض و کور چشم
از نگاهش تندرست و ماشی و باصر شده است

شد بسی شرمنده مستنجد ز همیان زرش
جوی خون چون از فشار دست او منجر شده است

بهر اطمینان خاطر سیبی[3] از غیبش بداد
خرق عادت را چو طالب در دم دیگر شده است

از عصایش ساعتی فواره انوار خاست
چشم بو عبید الملک روشن از آن منظر شده است

دید یکسان قول و فعلش گشت تائب ز امتحان

جنتی کو ظاهر انار صورت اثر در شده است

از هوا زد بر زمینش سلب حالش ساخته

در فضای باغ داد چون آن ولی مُعتبر شده است

از کلامش بدگمان نزّار شد از پا فتاد

پای بر بالیش نهاده خارج آن مسمر شده است

قمری خاموش را گفتا که حق را یاد کن

وز دمش رنگین نوا هم بخیه ده کُبتر شده است

یافته ایمای عیسیٰ از یمین راهب رسید

خلعت اسلام از و پوشیده مستبشر شده است

یافته ایمای عیسیٰ از یمین راهب رسید

خلعتِ اسلام از و پوشیده مستبشر شده است

دیگر آن وفدِ نصاریٰ یافته ارشادِ غیب

از لبش تلقین دین بگرفته مستغفر شده است

گفت طفسو نخی کلنگم سربلند اندر طیور

بوالحسن را خود ستائی کردنش اغدر شده است

داد آوازش بیا من با تو کشتی میکنیم

سینه ام از آتشِ دعوایِ تو مجمر شده است

گفت تندی چند خامش باش و در بر خرقه کن

آشتی بهتر درشتی سخت مستنکر شده است

بوالحسن فرمود او را زآنچه بیرون آمدم

کی درونِ آن شوم کین خصلتِ مُزجر شده است

زد ندا زن را "بیاور جامه ام ای فاطمه"

از دهِ جنت مجیب دعوتِ شوهر شده است

باز طفسونجی بگفتش مرشد و پیر تو کیست

گفت شاهنشاه جیلان بنده را رهبر شده است

گفت از چل سال بابِ قدر تم آمد مقام

رفته از درکات مرغ جانِ من اطیر شده است

حرفِ او نشنیده ام انجا نه رویش دیده ام
شیخ جیلی شهره بس در مرکز اغبر شده است

بعد ازیں با چند از یارانِ خود ارشاد کرد
مر شما بغداد رفتن زامرِ ما مُجبر شده است

شیخ جیلی را سلامی با پیام از من برید
بو الحسن شد معترض چرا مرا مغتر شده است

چیست کاندر باب قدرت آمد و رفت تو نیست
مشتهر نامِ شما در عالمِ اصغر شده است

این همیگفت و نگوشِ کشفِ غوث دیں رسید

قاصدِ او جانبِ طفسونج چوں صرصر شدہ است
بازگردانیدہ از رہ قاصدانِ شیخ را
شیخ ہم خود معترف من کلِّ ما اخبر شدہ است
یاد کن روزی کہ در طیِّ مقاماتِ سلوک
خلعتِ قطبیّت از دستِ من در بر شدہ است
یاد کن روزی کہ پوشانیدمت در بزمِ قرب
آن قبا را کش طراز طرفہ و اخضر شدہ است
آری آری بود طفسونجی یکے ابوابِ باب
پیرِ ما اندر حضورِ قربِ حق اعشر شدہ است

گر بود دام محالے حال گو دانست اُو !
با مجالش کی مجالِ دیگران ہمسر شدہ است

غوثی را رفعِ کُربت کرد و قدرش شد بلند
گر کسے غیُّور باشد پیر ما اغیر شدہ است

او تصرف دارد اندر کون تا روزِ نشور
زامرِ حق در زیرِ حکمش جملہ خشک و تر شدہ است

اشارۃ الی فضلِ احدای عشر من العدد دوجوہاتہ

یازدہ محبوب آں محبوبِ سبحانی است زاں
کاں شبِ میلاد و عرسِ وصلِ پیغمبر شدہ است

زیں نسب در قادریہ یازدہ مشہور شد

مُشتمِر خیرات دارین یازده اکثر شده است

یازده فرزند از درگاهِ باری یافته

هر یکے زانہا بچرخِ معرفت اختر شده است

یازده نامش ز درگاهِ خدا انعام شد

اسمِ اعظم بہرِ قاری جبین ماکرّر شده است

یازده گام گر بوقتِ شام آری سوئے او

ره بانوارِ الٰہی بر ذنت الیسر شده است

یازدہ پشتش بہ نسبت تا علیؔ مرتضیٰ است

واسطہ ہم یازدہ در بعثتش اظہر شده است

بهجته الاسرار سرشار است از انوار او

هم قلائد را ببین زینگونه پر جوهر شده است

اشارة الی سیرته وعاداته وخصائله وشمائله

گفتے اکثر باوجودِ آہمہ تبلیغ و درس

ذوق ہنگام عراق اندر دلم نشتر شده است

کس ندانستی مرا من هم ندانستم کسے

آه گمنامی شکر این شهرت عاقرقر شده است

باز گفتے من چه میگویم همیں تقدیر بود

مصلحت ها در درون کاز حق مضمر شده است

توبۂ اہل ہوا و بدعت از دستم گرفت

خلعتِ دین گبر و ترسا را ز من در بر شده است

جامهٔ زربفت را پیوست بالشتِ جوال

ہاں برابر در نگاهش اسود و احمر شده است

بندهٔ نیم شبِ او صد هزاران نیمروز

کمترین چتر برداران او سنجر شده است

مرکب آن فارس میدانِ عزّ و معرفت

گاه اشقر گاه اشتر اکثر سے استر شده است

دست او کانِ کرم بحر سخاوت خاطرش

معن و یحیٰ ہمتش را بندهٔ کمتر شده است

(۱) گفت در دنیا ز حسن خلق و اطعام فقیر
یک عمل شایسته نبود قول پیغمبر شده است

(۸) از شریعت وز طریقت هم ز مسجد و معرفت
پیر پیران زاقبا و جبه و چادر شده است

اتباعاً للنبی جاروب دادی خانه را
صد هزارش گرچه خاقان بنده و چاکر شده است

کوزهٔ آبی ز دجله گاه آوردی بدوش
هر دمش ارشاد الزم بیتک از بر شده است

گاه دست و روی می‌شستی عزیزان را پگاه

(۲) از کدورتهای قالب پاک گردان قلب را
خوانده تعریف تصوف وهم جامع شده است

(۳) گفت بنیاد تصوف آمده بر هشت چیز
فقر احمد جود ابراهیم بن آزر شده است

(۴) صوف موسی و مناجات زکریا بود
یحیی تجرید و صبر صابر اصبر شده است
سیاحت عیسی آمده
روح الله عیسی است
شمس عنصر شده است

(۵) رسم تسلیم اسحاق را باید
هم رضا اسحاق را ... شرع مصطفی است

(۶) گر کشیدش گوارا نیست ...
حقیقت ... زنده باشد ... شده است

بر صغیران رحمتش چون مصطفیٰ اوفر شده است

چار زن نے چار گوهر منسلک در عقد داشت

کرد تبعیّت بسنّت از نبیؐ مُجبر شده است

۳ هیچ تکلیفی اگر میبود اہل البیت را

عادت او پختن نان از کفِ اطہر شده است

۲ باوجودِ حسنِ ظاہر حسنِ معنی داشتند

ہر یکی فرمانبر و شیدای آنسرور شده است

از سراپایش چه گویم کآن سراپا رحمت است

رحمة للعلمین گویا که مصوّر شده است

در حریم قدس نوشاهِ ولا هم چنین نوان

کحلش از بیاضِ بصرِ دیده‌ی شمعش ز نور شده است

صورتِ معناست یا معنای صورت طلعتش

آتیش با هیبتِ شاهِ عرب همسر شده است

سورة النور است روشن مصحف ایجاد را

ای بسا آیات کبری اندرو منصبه شده است

قامتِ زیبنده اش بالای صنوبر بنده اش

تن ز گل نازکِ بعشقِ ایزدی لاغر شده است

ابروان پیوسته گندم گون و پیشانی فراخ
آن ملاحت را صباحت گرد روی و سر شده است

آبیض اللحیه، عریض الصدر صوتش جهوری
آن او کان یسف کوه شکوه و فر شده است

بهر سنت شانه میزد کاکل تر کانه را؛
چین و تا تارش بتار موی در چنبر شده است

زیب تن کردی لباس عالمانه پر بها
داد حق فقر حقیقی ابره و استر شده است

وز پس هر هفته تبدیل نعلین می نمود

ای فدایش من که تاج تارک قیصر شده است

داشت مرغوب طبیعت نزهت و پاکیزگی

مشک میمالید و خاکش نافه و اذفر شده است

اشارة الی اخلاقه

صادق القول و کریم النفس فیاض و سخی

بر تواضع مستقل بفکر خوشخو تر شده است

وه چه خندان رو شریف الطبع هم حر نفیسه

مر شریفان و ضعیفان رحمت داور شده است

تا بدربار سلاطین مطلقاً گاهی نرفت

نی امیران و وزیران رانکو شنک دیده شده است

نزد احباب و مسائلین آمدے خوش آمدے

آرہی آرہی بندلِ اشفاقش گدا پرور شده است

بی ضرورت گر نمیگفتے سکوتش شیوه بود

خوب میگفتے چو گفتے گفته اش گوهر شده است

وارد اسم عظیم ذو الجلالش جلوه داد

بدر او شد ماهِ نو عصفورِ وش لاغر شده است

همچنیں اسم جمیلش جلوه گر شد از جمال

بازِ بالیده قوی الجثه پیکر شده است

از تجلی صفاتش بر دوارد سوی ذات
تا که مخدع منزلش از امر من لیسّر شده است
آن صر یقینی بامر خضر شد مولای او
جذبهٔ عشقش نسب زان دستهٔ کتبه شده است
شیخ صدقه دید رنگ بزم و غوطش مست گشت
مظهر رائی ضمیرش قبل ما ظاهر شده است
چند دانه شیخ ابو مدین از آن خرمن بچید
فارغ از اسباب ظاهر باطنش نوشنده است
فیض تقاییدش بمشت شیخ اکبر خاتم است

وز فتوحاتش نخیل معرفت پُر بر شده ست

جمله ارباب سلاسل جرعه خواران وَیند
دَورِ این ساقی مگر خمخانه در ساغر شده ست

آن شهاب الدین و الدنیا از و تنویر یافت
بوالنجیب از نخلِ فیض صحبتش برخور شده ست

خواجهٔ اجمیر هم از جویبارش آب خورد
شاخ او آن گنج شکر بین چه بار آور شده ست

شیخ نبرهی از رهِ عمّار بیشتی یافته
جام ایمان زد بدستش برجم کافر شده ست

آں رفاعی بارہا شانِ رفیعش می ستود
وز کمالش شاذلی از فتح بحر و بر شده است

در ثنایش خواجہ بو یوسفؓ ثنا خواں آمده
نقشبندؓ از نقشِ دستش ذاکر و شاکر شده است

ہند و سند و مصر و روم و چین و ایران و عرب
روشن از انوارِ فیضش سربسر خاور شده است

ذکر مشائخ القادریۃ فی الکشمیر

شکر للہ خطۂ کشمیر ہم از فیضِ او
روکش خلد برین از لالہ و جعفر شده است

سید اسماعیلؒ اینجا داشت ارزانی قدم

باغ نازک مہراز وشگفتہ واز ہر شدہ است

شاہ سید نعمت اللہ حصاری میر ما
ضوفشان چون مہر تابان اندرین کشور شدہ است

میر مرک اندرابی آن حسینی النسب
در فنا و ترک و تقوی ثانی بوذر شدہ است

او بار رسال رسایل بیعت سید گرفت
بود اویسی عاقبت زین سلسلہ فخر شدہ است

شیخ عثمان قادری آن آفتاب حجتہ بل
از حصاری یافتہ تکمیل کاملتر شدہ است

دُرّۃ التاج افاضل شاہ فاضل قطب دین

خاص را و عام را رہبر بانزہم شدہ است

از میان میر آنکہ ہور مطلع لاہور بود

خواجۂ عطّار کامل اکملش دیگر شدہ است

ذو المعالی خواجگی عبد الرّحیم ما نجُو

شہ محمّد آنکہ ملّا شاہ با صد فر شدہ است

سیّدی عبد الرشید بیہقی قطب زمان

ہم میان لنگان کز فقرش سر افسر شدہ است

افتخارِ ابرویہ شیخ ما عبد الوہاب

از خطابِ شاهِ جیلان نوری و انو شده است

زین کواکب مطلع کشمیر پر انوار شد

خاصه از آثارِ او تاتار پر عنبر شده است

نیز فیضِ قادریه بس مشائخ را رسید

چند شمارم چه یارای منِ افقر شده است

اشارة الی وفاته

تنگ شد زین تنگنا آن شاهبازِ اوجِ قدس

او فورِ اشتیاقِ وصلِ حق منفر شده است

اشتیاقش گشت غالب بستر اقش تن گرفت

خوش بباطن تب بظاهر الحق عذر شده است

همچنین تب از وجودِ شاهِ کونین سرزده

آب زان از هفت چه بر فرقِ او ممطر شده است

جانِ عاشق کی بیاساید بجز وصلِ حبیب

جانب خورشید میل طبع نیلوفر شده است

هر نفس مانند آن مرغیکه باشد در قفس

اضطرابش از تماشای گل و گلمر شده است

تب رسیدش بالوراثت از جناب مصطفیٰ

خون جگر یاران و آتش را بما اخبر شده است

چون کواکب گرد مه بستند حلقه گرد او

از جنبش مشعل انوار مستبصر شده است

عبد و نالش بزاری گفت ای شیخ اَبَل

درگهت مستظهر از اینست و مستظهر شده است

لعل لب بگشا گهر افشان و وصیت کن مرا

پند وار شادِ تو بهر کام جان شکر شده است

گفت تقوی را از این از خلق بگذر سوی حق

باری از حق جو که او بر بندگان اُستر شده است

حاجت خود را بحق بسپار و درخواه از درش

استقامت بر سرِ توحید نیکوتر شده است

نو یکے دان و یکے بین و یکے جو دائماً
اجتماع کل برین دستور مشتہر شدہ است
رو بخلوت کرد و رخصت حاضران دریا فتند
خیل کروبی و قدسی للوداع اندر شدہ است
یک شمار روزش ملایک فوج در فوج آمدند
زد تسلیمات شان گوینده فی الاجہر شدہ است
عبد جبارش بگفت ایمر شد و مخدوم من
از کدامین جای درد تست سر زدہ مشہر شدہ است
گوفت ہر عضوم دہد آزار الا قلب من

کز درستی و سکون مشغول باد او شده است

محو ذاتم نیست پروائی وجود فانیم

نور مطلق جلوه گر از امین و اسیر شده است

جانسپار آتش چو من بسیار از سودای عشق

قهر او هر یک از مملوک او قهر شده است

این بگفت و تیغ لا بگرفته زد بر ماسوا

ملک اثباتش ز الا الله مسخر شده است

مستقر روح پاکش اوج علیین شده

راضی از وی حضرت رحمان و پیغمبر شده است

بذربیع دوّمین تاسع شب شنبہ عشا
گرچہ روز یازدہ در عام مستشہر شدہ است

مطلعش "عاشقِ بہار" عمرِ کامل آمدہ
باز "معشوقِ الٰہی" مقطعش اشہر شدہ است

اشارۃ الی اختتام النظم وما یتعلق بہ

من کجا و بسط حالات و کراماتش کجا
ذرہ کی انوار پیمای شہ خاور شدہ است

مورِ مسکین کیست تا شرح سلیمانی کند
خود بساطش مختصر ہمچون خطِ مسطر شدہ است

چیست یارای گدائی تا ستاید شاہ را

سیما شاهی که خاکش تاج اسکندر شده است
لیک از جذب عقیدت چند تاری رشته‌ام
پیره زن آسا هوای یوسفم در سر شده است
از گیاهی چند بستم دسته گل را بباغ
وین گیاه از فیض گل خوشبوی عنبر شده است
من گرفتم نظم من خاک است بل کمتر ز خاک
تو مدان خاکش که به از توده اذفر شده است
تو مبین در من که من خود کیستم یا چیستم
خاکیم مولای من آن خاکی که با فر شده است

همبرین طرزِ مبارک شیخ خاکی پیش ازین
در بیانِ مدحت سلطان سخن پرور شده است

گرچه از ذره حقیرم هیچم و کمتر ز هیچ
نسبتِ من با سگانِ درگهش اظهر شده است

جارِ من شیخ زمن آن خواجه مسعود آمده
کز دمِ جانبخشِ او پا نور پر عنبر شده است

یافت از خاکی شرفها کی بپاکی مشتهر
پیر صحبت شیخ هر دی زشیش دیگر شده است

جدّ من چون کاسه لیس اوست با اخلاف خود

ریزه چینی گر زخوانش میکنم اجدر شده است

شیخ دین مخدوم حمزهؒ خواستی بسیار داشت

تا شیوعِ قادریّه اندرین کشور شده است

سیّد اسمٰعیل شامیؒ یافته ارشادِ غیب

از پسِ عهدِ شریفش وارد کشمر شده است

شیخ خاکی کرده استقبالِ او ارشاد یافت

وز عقیدت در قصیده هم ثناگستر شده است

حضرتِ مخدومؒ نذرِ سیّد بغدادؒ کرد

میرِ نازکؒ را که در صوفیّه سردفتر شده است

نیز آن چشم و چراغ خاکیؒ مولنا سعیدؒ

داخلِ این سلسله گردید و مُشتهر شده است

آب از جویبارِ فیضِ سهروردی یافته

زین دو نوگل روضهٔ جیلانیان اَنضَر شده است

گر من ناکاره و آوارهٔ دشتِ خطا

میکنم تبعیّت شان لایق و خوشتر شده است

اِفتتاح نظم من در یازده شوّال بود

اختتامش در رجب در یازده بهتر شده است

در حالت عشر

قلزم فیضانِ ایزد مدح غوث الاعظم است
وردِ انجم خوانمش نامش بنام آورده است

سالِ را بشمار - حالِ شاہِ بغداد است این
۱۳۵۶ھ
یکہزار و سہ صد و پنجاہ و شش اظہر شدہ است

قافیہ آمد مکرر ہم سلاست کم شدہ
عذرِ من بپذیر وجہ معذرت مبہر شدہ است

از مفصل شمۂ مجمل بیان بنمودہ ام
کردہ ام در کوزہ دریا بحرِ شعر اقصر شدہ است

فی الالتجا الی حضرتہ

پادشاہا گوشۂ چشمے بما ہم از کرم

گر نگاہت دز د ابدال و گدا قیصر شدہ است

از خودم بیخود کن و ذر بیخودی نہ با خودم

جمع گرداں خاطرِ ریشم کہ بس منشر شدہ است

نفس و شیطان نہ در رہم آں کف در بیدایں اگزید

دشمنِ دنیا و دینم ایں سگ و اژ در شدہ است

از ہوائی وِصلتو اسپند آسا سوختم

سینہ ام ہمرنگ مجمر داغ دِل اخگر شدہ است

میکشم آہ از درون یا شاہ جیلاں منیرنم

خار خارِ دردِ دلم در ہجران نشتر شدہ است

دین و دنیا کن کرامت ہبس بخود در من مبین

کالتماہم در جنابِ رفعت اختر شدہ است

با عزیزان و قریبان و محبّان شاد دار

رد مگردان ایں سوالم منعِ لا تنہر شدہ است

در بیانِ شان تو آنسے زبانم را نبود

اینہمہ رطب اللسانی دادۂ داور شدہ است

محضرے از اشتیاقت در قلم آوردہ ام

صدق و اخلاص و ارادت شاهد مخصر شده است

حرف حرفش توتیای دیدهٔ اهل نظر
لفظ لفظش میل چشم منکر اعور شده است

از سوادِ چشم حورالعین مدادش میبزد
خامه ام از شاخ طوبی مجبر از کوثر شده است

کاغذِ زر آفتابم از پئی قرطاس داد
وز شعاعش خط مسطر داده روشنتر شده است

افتتاح و اختتامش مطلع الانوار ماست

مخزنِ اسرار عرفان معدن گوهر شده است

AL

تمت القصیده تقبل الله منی بمحمد و آله و صحبه

و بالشیخ عبدالقادر الجیلی رض آمین -

بسم الله الرحمن الرحیم

۲۸۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بخیال هوای کوی شما ؛ دل گرفته ز گلستانم من

نوبهار ریاض دنیائی ؛ خسته صرصر خزانم من

تا دهان و زبان و لب دادند ؛ بمدیح تو تیز زبانم من

همچو آتش کشیده جام غمت

مست و مدهوش عشق جاودانم من

Call No. ..................

Acc. No. ..................

**J. & K. UNIVERSITY LIBRARY**

Date 20-6-69

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

Call No. ..................

Acc. No. ..................

**J. & K. UNIVERSITY LIBRARY**

This book should be returned on or before the last [date stam]ped above. An over-due charge of .06 P. will be [charged for ea]ch day, if the book is kept beyond that day.

Date 20.6.69

| | | |
|---|---|---|
| | | |
| | | |

DATE LABEL

Date 20.6.69

**J. & K. UNIVERSITY LIBRARY**

Call No. ..................

Acc. No. ..................

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 *P.* will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.